محصول ڈاک پیشگی تین روپیہ

جلد ٥	بمبئی	دوشنبہ یکم رمضان المبارک ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۰۰ء	نمبر ٥

مقدمۂ جنگ
چوطرفہ حملے

ڈیون نے آجکل غضب زور باندھا ہے ہم تو ہیچ ہیں ہر روز کی تقریب میں بات بہر اپنی بہادر فوج کی شجاعت و ہیبت کے گیت گائیں گے۔ برٹش فوج کی خوشی میں اجل کود کر دل ٹھنڈا کرینگے مگر ہائے ہائے عالم ڈیون نے چو طرفہ حملوں سے ہمارے جوش ٹھنڈے کر دیے کمبخت سپاہ تو جنگل ہی جنگل سے سرکتے رہے اور بیرحم نے کیپ کالونی پر بھی چڑھائی کی۔ اور ایک فوج اشنیبرگ پر حملہ کر رہا اور ایک نے فلپسٹاؤن پر قبضہ جما لیا اور ایک فوج ڈہورڈرال کی ریلوے لائن برباد کر ڈالی اور ایک فوج ویسٹرن کے فائلین پر آ تھمی جہاں لگنی لیمنگٹن پر بھی حملہ کیا تھا مگر شکست دے کر بھگا دیے گئے۔ ہماری یا ضد گزشتہ ملکے بھی مجلا کے کیپ کالونی اور سکو آسپاری کے ہر ضلع میں مارشل لا کا حکم جاری ہے۔

لک صومت و یک فطرت

لیجیے ہمت۔ حضرت رمضان علیہ الرحمۃ بھی آ پہنچے انہوں نے تو پہلی ہی زور لگایا ہوگا کہ لوگوں کے منہ چھپا ہوا دیں پیٹ چہپائی کریں مگر یار لوگ کب اڑ جمین آنے والے تھے وہ تو آج کو انہوں نے چاند خان کیطرف رخ بھی نہ کیا۔ کئی نجیبوں نے سویوں ہی سرسری نگاہ مطلع پر ڈال لی اور چلتے ہوگئے۔ گزشتہ سالوں میں تو ہم یہ دیکھا کرتے تھے کہ اگر چاند خان نے اپنا جلوہ نہ دکھایا تو رات کے بارے بجے تک ہوٹلوں میں گلی کوچوں میں یہی چرچا رہتا تھا کہ کیا کسیکو بھی چاند نظر نہ آیا لیکن اس سال تو سب چپ و گم تھے خیر جی کل نہیں آج ہی۔ رمضان خان کے ڈر لگنے سے بھاگ کر بھلا کہاں جا سکتے تھے انہوں نے رات کے بارہ بجے گر دن دبوچ ہی لی خیر ہم تو تیسوں دن ہنسی خوشی گذار دینگے مگر بیکس لوگوں کی بہی بڑی مصیبت ہے ہوٹل اور نزلے والے کی بدولت جیتے رہ ینگے۔

دل کی دل ہی میں رہ گئی

لارڈ رابرٹس بہادر بخیر و خوبی ولایت تو عنقریب پہنچ جائینگے کیونکہ وہ واقعی زندہ ہیں۔ اور فی الحقیقت ولایت کا رخ باندھ کر چل پڑے ہیں لہذا ابکی صحیح و سلامت پہنچنے میں کیا کسر ہے گی ہاں افسوس تو ہمیں اسکا ہے کہ انکا آنا برابر ہو گیا۔ کیونکہ پہلے جو لوگوں نے انکا استقبال کا شکریہ کے خیالی پلاؤ پکائے تھے وہ سب بیٹھ کے رہ گئے۔

انگلستان کی رعایا کچھ ہندوستان کی سی رعایا تو ہے ہی نہیں۔ یہ مجبور و دہ قناعت پسند بکری۔ وہ تو آزاد اور پہلے سے جا کر خوشی منائیں ذکر بات کی۔ لارڈ رابرٹس آ پہنچے ہیں لیکن جنگ تو بدستور جاری ہے۔ پھر ابھی انکا شکریہ کس بات کا ہے کیا یہ کار روائی کچھ جلد بیٹھنے کی وجہ تو نہ تھی۔

گولہ بارود ہی ہو چکا

نارد ہمبرلینڈ فیوزیلیرز نے نامعقول ڈچون سے شکست تو بڑی بیڈہب کھائی مگر بجالت مجبوری چنانچہ جنرل گیٹیکر رپورٹ کرتے ہین کہ جنگ اوس وقت تک باس گولہ بارود رہا اونسے جان توڑ کر مقابلہ کیا جب وہ ختم ہو چکا تو وہ مجبور ہو گئی۔ اور وحشی ڈچ مقابلہ مین ایسے لڑتے تھے کہ کسیطرح پیچھے ہی نہ ہٹتے تھے۔ ہماری بہادر فوج نے گولی توا و پر لیتے برسائے کہ جس مقام مین ڈچ کی فوج تھی اوسکی تمام زمین کو چھپا دیا۔ مگر نجیا ڈچ خدا جانے کس مٹی کے گھڑے ہوئے ہین۔ کہ اونھون نے منہ نہ موڑا۔ ہماری بہادر فوج کی تعداد ۰۰۰ ۲ تھی اور ڈچون کی ۱۰۰۰ + لیکن اون وحشیون نے برٹش فوج کی دوگنی قوت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا۔ اور گائے بیلون کیطرح ریل پیل کرتے پہاڑی کے اوپر چڑھ ہی گئے۔ جب وہ اوپر ہی پہونچ گئے۔ تو ہماری بہادر فوج کو سوائے ہتھیار رکھ لینے کے چارہ نہ تھا۔ کیونکہ ع جب آنکھین چار ہوتی ہین مروت آ ہی جاتی ہے۔ ہماری بہادر فوج اگر انگریزی ہے مگر تعلیم کی تحصیل اور تہذیب کی پوتلی ہے وہ تو ایسے موقع پر انسانی ہمدردی سے کام لیتی ہے۔ اور نافہم لوگ سمجھ لیتے ہین کہ برٹش فوج کو شکست ہوئی۔

پکڑ پکڑ کے چھوڑ دیتی ہین

ڈچون کا آجکل یہ حال ہو رہا ہے کہ گھر مین نہین کھانیکو بڑے میاں چلی تفنانے کو۔ خود تو وہ فاقہ مست ہو رہے ہین۔ اور چاہتے یہ ہین کہ تمام برٹش فوج کو اوڑنگ مین پھانس لیجائین۔ سو تو بجانے پر رہے دس پانچ کو دبوچ بھی لیجاتے ہین مگر جب وقت راتب دینا پڑتا ہے۔ تو نانی کے ڈھیلے ہو جاتے ہین۔ اور ناچار اونکو اونکے گھر بھیجا دینا پڑتا ہے۔ چنانچہ میگلیز برگ سے جو وہ ایک بہت بڑی کمپ پکڑ لے گئے تھے۔ بیکار روٹی کپڑا وہ نبھا نسکے۔ اسلیئے اون مین سے اچھے اچھے موٹے موٹے چکنے چیڑے۔ الغرض خواہ مخواہ مردِ معقول کے مصداق تو رکھ لیئے۔ باقی ۲۱۰ سپاہی۔ اور پانچ افسر چھوڑ دیئے۔ معلوم نہین کہ خواہ مخواہ بھی پکڑ لیجانیسے ڈچون کا مطلب کیا ہے جب وہ رکھ ہی نہین سکتے تو پکڑ لینا فضول ہے۔ شاید ہمارے بہادر سپاہیون کو لیجا کے اپنا جنگی سامان دکھا دینا مقصود ہو گا۔ تا کہ وہ اپنے افسرون کی آنکھین کھولدین۔ یا شاید انہین اپنے داؤن پیچون کی صفائی پر گھمنڈ ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہین کہ برٹش فوج کا پکڑ لینا ہی کیا۔ جب لیجا بیگا سو دو سو تفریح طبع کیلئے پکڑ لاینگے چنانچہ وہ موذی ۳۱۵ عدد رہا کر دینے کے بعد بھی ادس رجمنٹ کے ۱۲ سپاہیونکو گرفتار کر لیگئے۔ یہ فوج

گھر کی اندر ہی گھر جھو لگئی

آجکل ہماری بہادر فوج مین گم شدگی کا مرض بڑھ گیا ہے۔ معلوم نہین کہ شجاعت کا مادہ ضرورت سے زیادہ بہ جیدا ہو گیا ہے اس وجہ سے آنکھو بند کر ڈھونڈھا جاتا ہے۔ یا یہ بات ہے۔ کہ جیسے ہندوستانی کبوتر باز اپنے کبوترون کے ذریعے سے دوسرون کے کبوتر کھینچ بلاتے ہین فوج فوج کے افسر بھی یہی ترکیب کرتے ہین کہ پہلے اونہون نے اچھی طرح بھانپ لیا کہ فلان مقام پر جو برٹش فوج ہے اوسکا لباس کیسا ہے وضع قطع کیسی ہے۔ جھنڈا کیسا ہے۔ فوجی سامان کس طرز کا ہے۔ غرض سب باتین دیکھ بھال کر اپنی فوج کو بھی اوسیکے مشابہ بنا دیتے ہین۔ اور وہ فوج یکایک حملہ کر کے ہماری بہادر فوج کو پریشان کر دیتی ہو۔ اور یہ بھی سبب بتا کے اوس پر ٹوٹ پڑتی ہو۔ اور تھوڑی دیر کی جنگ کے بعد فوج فوج نفرد ہو جاتی ہو۔ اور ہماری بہادر فوج شجاعت کے جوش مین اپنے پرائے کی تمیز نہ کر سکتی ہو۔ یکسان وردی دیکھ کے پیچھے پیچھے چلی جاتی ہو۔ یا شاید اور کوئی پولیٹکل سبب ہو مگر یہ بات ہے تعجب خیز کہ بعض وقت ہماری فوج گھر کے گھر مین ہی گھر بھول جاتی ہے چنانچہ ڈچون نے ۸ تاریخ کو رائے حیدر پر حملہ کیا۔ ہماری فوج اپنے ہی مقام پر لڑی اور ایسا لڑی کہ ڈچون

دانش افزا:- یہ ایک چھوٹا سا رسالہ منشی سید عبدالرحمن صاحب گریجویٹ ریلی کی ضرورت طبع کا نمونہ ہے۔ ہمین ملا۔ ... اسمین جیدگی کیساتھ لکھے گئے ہین کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی سمجھ جاتا ہے۔ اور یہ خوبی ہے کہ مسلمان کا مل صرف کر کے پھر سمجھ سکتا ہو حقیقت مین وہ بڑی چیز ہے۔ ...

حملہ کرنا ایسے ہی ... پرسیڈنٹ سٹین کی وفاداری کے انگریزی اخبار بھی قائل ہو گئے۔ وہ لکھتے ہین کہ یہ حقیقت برٹش کا مخالف تھا اور یہ بھی سمجھتا تھا کہ مین انگلستان کا مقابلہ نہین کر سکتا لیکن مسٹر کروگر سے اسکا میل جول معدوم پڑا تھا۔ ناچار اسکو ساتھ دینا پڑا۔ ...

بغاوت کا مادہ نہین جاتا:- ہم تو سمجھے ہوئے تھے کہ کل باشندے ہماری گورنمنٹ کے صدق دل سے خیرخواہ ہین مگر اب معلوم ہوا کہ تمام ڈچون مین بالخاصہ بغاوت کا مادہ موجود ہے چنانچہ کیپ کالونی مین کی منفرد فوج ہی کے شتابہ مین گرفتار ہوئے اور انکو بڑی بڑی جرمانہ اور قید کی سزائین دیگئین۔

کھیپ کی کھیپ غائب

ہمارے جنگی افسر اپنی شجاعت اور جوانمردی کے جوش مین یہ تو سمجھتے نہین کہ حملہ کا وقت ہے یا نہین۔ رستہ پیچیدہ ہے یا صاف۔ تمام فوج کے گھوڑے سپاہی۔ قوت مین۔ بھاگ دوڑ مین یکسان ہین یا نہین۔ غرض وہ کسی بات کا اندازہ نہین کرتے۔ اونہین تو بس یہی آتا ہے کہ جس مقام پر دشمنون کے قیام کی خبر ملی وہ بے تحاشا اوسپر جا پڑے۔ نہ اونہین اندھیرے اوجالے سے غرض۔ نہ رستہ کے نشیب فراز سے واسطہ۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ موٹے تازے گھوڑے اور الغرض فوج تو قلانچین بھرتے ہوئے بھرتی ہوئی۔ آگے نکل جاتے ہین نکل جاتی ہے۔ اور دبلے پتلے گھوڑے انکی مانندی فوج حرارت جنگ و جوش شجاعت سے چکر کھاتے ہوئے۔ کھاتی ہوئی پیچھے رہجاتے ہین رہ جاتی ہے۔ اور رستہ ایسے بیہودہ ہوتے ہین کہ اونہون نے کبھی خواب و خیال مین بھی نہین دیکھے۔ اسوجہ سے بھول پڑ جاتی ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ پہلے تو ڈچ لوگ کمانت جنگ کو پکڑ کے لیجاتے تھے مگر اب رستہ چلتے ہماری بہادر فوج غائب ہونے لگی۔ چنانچہ جب جنرل کلیمنٹس نے کمانڈو نیک پر حملہ کیا تو وہان تک دھاوے کے ساتھ پہنچ تو گئے۔ اور کسی نے رستہ مین چون بھی نہ کی لیکن ۵۵ سپاہی اور شہید ہو گئے ۸ افسر بھی غائب غلہ ہین۔

یارو یہ معاملہ کیا ہے۔ تم ہی خدا کیلئے یہ معمّا حل کر دو۔ ہماری عقل تو چکر کھا گئی۔ اور بہادر فوج کے غائب غلہ ہونیکی خبر سنتے ہی ہمارے ہوش و حواس بھی اڑ کے چھو ہو گئے۔

ایک وقت مین تین حملے

جنرل ڈیویٹ کی نسبت ایک عرصہ سے ہم تو یہ سن رہے تھے کہ جنرل ڈیویٹ بڑی مشکل مین پھنسا ہوا ہے۔ ہماری بہادر فوج اسپر چارون طرف سے آفت ڈال رہی ہے۔ وہ معہ فوج کے بھاگا جاتا ہے۔ ادھر ہماری بہادر فوج اوس کی دُم کے پیچھے پیچھے لگی ہوئی چلی جاتی ہے۔ غرض اوسکی جان عجیب تنگی مین ہے۔ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن کا حساب ہے۔ یہ خبرین سنکر ہم بدولت بہت خوش ہوئے تھے کہ اب کیا ہے مار لیا میدان۔ ڈچون کی طرف ایک جنرل ڈیویٹ ہی سب سے زیادہ جیوٹ ہے اوسکو ہماری بہادر فوج آجکل مین پکڑے ہی لیتی ہے۔ بس پھر کیا ہے۔ میدان صاف ہے۔ پھر تو دس پانچ افسر مریل سے رہجائینگے اونکو ہماری بہادر فوج گھیرے میدان مین سے اسطرح چن لیگی۔ کہ جس طرح بگلا پانی مین سے چھوٹی مچھلی چن لیتا ہے۔ غرض ہم تو اپنے دل ہی دل مین خیالی پلاؤ پکا کے خوشی منا رہے تھے مگر اب جنرل ڈیویٹ کے متعلق اس ہفتہ خبر آئی اوس سے تو ہماری ساری خوشیان خاک مین ملا دین۔ وہ تو کمبخت ہتھا کٹا کے چند دن چپ ہو گیا مگر پھر نہ یہ کہان تو یہ خبر تھی کہ اوسکی جان نرغہ مین ہے۔ اور کہان یہ خبر ملی کہ وہ تو خود ہماری فوج پر زور کے ساتھ دھاوے مار رہا ہے۔ ایک مقام پر وہ برٹش کی فوجی لائن کو جسپر جہاز کو آگے نکلنا جاتا تھا اوسکی حفاظت کے لئے کئی دستے تھے اونکے اسباب بے ہوئے تھے مگر اونسے سب پر حملے کئے بعد دیگرے کیا ہر طرف اگرچہ اوسے پیچھے ہٹنا پڑا اور حملے نہین کامیابی ہوئی اسکو خبر کا لائن کو ضرر پہنچا

کپڑے اوتار لینے کا تازہ

گزشتہ ماہ مین کئی بار ایسی خبرین آئی ہین کہ ڈچ فوج جو ہماری بہادر فوج پکڑ پکڑ کے لیجاتے تھے اور اوسکے کپڑے اوتار اوتار کے چھوڑ دیا کرتے تھے ہم سوچا کرتے تھے کہ اتنی سی بات کیلئے وہ اپنی جان ہلاکت مین ڈالتے ہین۔ کیونکہ کسی مریل سے مریل سپاہی کو بھی مار ڈالنے سے زندہ پکڑ لینا سو حصہ زیادہ مشکل ہے۔ اسمین انکا بھی نقصان زیادہ ہے۔ لیکن ڈچ پھر بھی کوشش کرتے ہین کہ جہان تک ممکن ہو جیتے جاگتے نفر ہاتھ آجائین۔ اور جب ہاتھ لگ جاتے ہین تو اونکا اچار نہین ڈال دیتے۔ صرف کپڑے اوتار کے اونہین اپنے مقام کا رستہ بتا دیتے ہین۔ اسکی وجہ اب معلوم ہوئی کہ انکے چہرہ پر کوئی پارہ اون مین طاقت نہین۔ یا وہ یہ سمجھتے ہین کہ برٹش فوج تو ہماری دلوہ ہے جب جاوینگے پکڑ لائینگے۔ اور کپڑے اسلئے اوتار لیتے ہین کہ یہ دھوکہ دینے کیلئے کام آتے ہین۔ چنانچہ ان دنون ... کہ ہماری بہادر فوج کا خاکی لباس پہنکر ایک معتبر ہماری بہادر فوج کو ایسا سخت صدمہ پہنچایا کہ خدا کی پناہ۔ ۹ تاریخ کو اونہون نے کرنل ... کے کیمپ پر حملہ کر دیا وحشی ڈچ خاکی وردی پہنکر خاک پر لوٹتے ہوئے کیمپ کے قریب پہنچ گئے۔ اور ہماری فوج کو خبر نہوئی۔ اور جسکو خبر ہو بھی گئی تو وہ پہچان نہ سکا کہ یہ کسکی فوج ہے۔ صرف ۵۰ گز کا فاصلہ رہ گیا۔ اوسوقت تک بھی کسی نے نہ پہچانا۔ جب وہ زیادہ قریب پہنچ گئے تو ہماری بہادر فوج مین کھلبلی پڑی۔ ہماری بہادر فوج نے شجاعت کا ایک ... تو ایسا دکھایا کہ ڈھیر کے ڈھیر اور سامان بانٹ ہو گئے ہونگے۔ اس جگہ مین بھی ہماری ... کیا اسامیان ڈچون کے ہاتھ پڑ گئی مگر اسکی وجہ یہ تھا

فوج ہو گیا۔

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی ہندی مسلمانوں کی فیاضی ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	تاریخ	[illegible]
محمد یحیی صاحب	کلکتہ	[illegible]	
حاجی حافظ عبد الصادق صاحب	جبلپور	[illegible]	
نصیر احسن صاحب		[illegible]	
ڈاکٹر شیخ محمد عبد القادر صاحب انصاری دہلوی	الہ آباد	[illegible]	
شیخ محمد یوسف علی خان صاحب انصاری	″	[illegible]	
محمد [illegible] خان صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	
محمد [illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	
[illegible] حسین صاحب [illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible] صاحب	″	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible] صاحب	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	

نام	مقام	تاریخ	[illegible]
عبد الحکیم صاحب	رنگون	[illegible]	
منشی [illegible] صاحب [illegible]	سیام	[illegible]	
منشی [illegible] حسین صاحب [illegible]	″	[illegible]	[illegible]
منشی [illegible] صاحب ساکن بدایون	″	[illegible]	″
″ [illegible] صاحب ″ ″	″	[illegible]	″
″ مشتاق علی ″ ″ ″	″	[illegible]	″
″ عظیم اللہ خان ″ ″	″	[illegible]	″
″ مجید اللہ ″ ″	″	[illegible]	″
″ محمد [illegible] علی ″ ″ [illegible]	″	[illegible]	″
″ محمد [illegible] الحسینی ″ ″	″	[illegible]	″
″ [illegible] ″ ″ [illegible]	″	[illegible]	″
″ عبد المجید ″ ″ [illegible] آباد	″	[illegible]	″
″ عبد اللطیف ″ ″	″	[illegible]	″
″ عبد الکریم ″ ″	″	[illegible]	″
″ [illegible] علی ″ ″ [illegible]	″	[illegible]	″
″ [illegible] علی ″ ″ [illegible]	″	[illegible]	″
″ [illegible] محمد ″ ″ [illegible]	″	[illegible]	″
″ عبد القادر ″ ″	″	[illegible]	″
″ [illegible] ″ ″	″	[illegible]	″
″ [illegible] ″ ″	″	[illegible]	″
[illegible] صاحب ساکن [illegible]	″	[illegible]	″
[illegible] صاحب	″	[illegible]	″
[illegible] حسین صاحب [illegible]	″	[illegible]	″
[illegible] صاحب ساکن ″	″	[illegible]	″
[illegible] صاحب ″	″	[illegible]	″
[illegible] صاحب ″	″	[illegible]	″

نام	مقام	تاریخ	[illegible]
نظام علی صاحب ساکن بدایون	سیام	۱۵	[illegible]
حسین احمد صاحب ″	″	۱۵	″
ولایت بیگ صاحب ″	″	۱۵	″
[illegible] صاحب ″	″	۱۵	″
برکت اللہ صاحب ″	″	۱۵	″
[illegible] خان صاحب ″	″	۱۵	″
عبد الرحیم صاحب ساکن [illegible]	″	[illegible]	″
وزیر علی صاحب ″	″	[illegible]	″
بشیر صاحب ″	″	[illegible]	″
عبد الرحمن صاحب ″		۱۵	″
رحیم بخش صاحب ساکن [illegible]		[illegible]	″
سرفراز صاحب ساکن [illegible]		[illegible]	″
دین محمد صاحب ساکن [illegible]		۱۵	″
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	
میزان کل		[illegible]	

سابق قبض ٹھگئی نام رہ گئے ہے جیسے ہندی رقم [illegible] میں ایک [illegible] کی بدولت عجب گڑبڑ ہوگئی منشی [illegible] خان [illegible] کی معرفت [illegible] پہنچے آئے تھے اور ان [illegible] کے ہمراہ ایک [illegible] خط بھی بھیجا تھا جس میں سب ناموں کی تفصیل تھی [illegible] اوس وقت فرصت نہ تھی [illegible] انہوں نے منشی کو دے دیا [illegible] سب نام معہ رقم [illegible] چندہ حجاز ریلوے میں درج کرائیں [illegible] اور دوسری [illegible] کرکے اور میزان میں [illegible]

[illegible]

چین کو چین نہین مل سکتا

گورنمنٹ چین تو ساتے پلیگ کی چڑھائی سے فوراً ہی چین بول گئی۔ سامنے اسنے بیزارمنٹ و سماجت صلح کی درخواست پیش کر دی۔ دول یورپ نے بھی ارادہ کر لیا کہ جو ہوا سو ہوا۔ اب اسپر رحم کر دینا چاہیے۔ چنانچہ صلح کیلیے شرائط نامہ تصنیف ہونے لگا۔ اوسکی تکمیل مین ذراسی کسر باقی رہگئی تھی کہ چین کی رعایا نے پھر ہوحق مچا دی چنانچہ اسی ہفتہ کی خبر ہے کہ پیکن کے اطراف مین رعایا نے علم طور پر بغاوت کا بازار گرم کر دیا۔ لہذا دول یورپ کی فوجون کو پھر اودہر متوجہ ہونا پڑا اب دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ ایسا نہو یورپینی فوجین جوش مین آجائین اور سلطنت چین کو جڑ بنیاد سے اوکھاڑ کے پھینکدین۔

معلوم ہوتا ہے کہ چینی گورنمنٹ کو اب کبھی چین نہین ملیگا۔ کیونکہ ایک تو اوسکی رعایا اوسکے قابو مین نہین رہی وہ برابر پادریون کے ساتھ بڑے سلوک اور دہشت خیز کارروائیان کر رہی ہے۔ دول یورپ کی فوجین بغیر گوشمالی کئے باز نہین رہینگی اس صورت مین بھی سلطنت چین کا نقصان ہوگا ایک تو رعایا ماریجائیگی۔ باقیماندہ برباد ہوجائیگی اور یورپینی فوجکا بہت سے مقامون پر قبضہ ہوجائیگا دول یورپ اول تو خود ہی یہانسے جانا نہین چاہتے۔ پھر تو نہین اور بھی بہانہ مل جائیگا۔ ہماری سرکار برطانیہ نے جو شرائط نامہ مین ایک نکتہ نکال کھڑا کیا تھا اوسکا منشا یہی ہے۔ کہ غرضکہ دول [illegible] چینی سرزمین نہ چھوڑے۔ وہ نکتہ یہ ہے کہ جبتک چینی سلطنت تمام مطالبے پورے نہ کردے۔ یورپینی فوج بھی یہان سے نہ نکلے۔

جو ہونا تھا وہی ہوا

بیچارے کرم الٰہی کے لیے لوگون نے بہتیری چاہین [illegible] اور اوسکے وارثون نے جان توڑ کوششین کین۔ [illegible] کو تار دئے ولایت کو تار دئے مگر رشتہ دارون کی سب کوششین تار تار ہوگئین۔ آخر جو ہونا تھا وہی ہوا۔ لفٹنٹ گورنر کا حکم بھلا کہین ٹل سکتا تھا۔ ولایت کے تار کلکتہ پہنچنے بھی نپائے اور کرم الٰہی کا تیا پانچا کر دیا گیا۔ [illegible] کے آخری مہینہ کا آدھون آدھ [illegible] پھانسی پر چڑھا دیا گیا۔ اوس دن کے کہرام کا کیا پوچھنا۔ مسلمان تو مسلمان بعض ہندو بھی [illegible] اسلامی محلے کربلا کا نمونہ بنے ہوئے تھے۔

اس مین تو شک نہین کہ کرم الٰہی نے بیکسی و بے بسی کی حالت مین جان دی مگر سچ پوچھو تو بڑا صاحب قسمت۔ اگر گورنمنٹ کی معرفت اسکا [illegible] روانہ ہوتا تو اوسکو یہ فخر کبھی نہ حاصل ہوتا۔ اگر حاکم عدالت نے مقدمہ کی جانچ پڑتال مین غلطی کہائی۔ اور لفٹنٹ گورنر نے روئداد مقدمہ پڑھکے نتیجہ نکالنے مین دہوکا کھایا۔ تو اسمین کچھ بھی شک نہین کہ کرم الٰہی کو پھانسی پاکر شہادت کا مرتبہ حاصل ہوا۔ اور یہی وہ مرتبہ ہے کہ جسکی وجہ سے اوسکو قیامت کے روز اپنے نیک عملون کی شہادت پیش کرنے کی ذرا بھی ضرورت نہ رہیگی اور بقول شخصے کہڑا جنت مین چلا جائیگا۔ خیر ان باتون کو تو مُلّا لوگ سمجہین۔ اور جا بجا کا حال خدا کو معلوم ہے۔ ہم کوئی فیصلہ نہین دیسکتے مگر کرم الٰہی کو جو ظاہری مرتبہ حاصل ہوا وہ ظاہر ہے (۱) جیسے وہ حوالات مین گیا اوسیوقت سے نماز پڑھنے شروع کر دی اور برابر ساڑھے تین مہینہ تک [illegible] (۲) کبھی ایک وقت نماز [illegible] قضا کی (۳) پھانسی پر چڑھتے وقت نہایت صبر و تحمل

کام چلاؤ فوج

[illegible] کے متعلق گزشتہ ہفتہ کے اخبار [illegible] نے ایک عجیب خبر دی ہے۔ وہ لکہتا ہے کہ انگریزی فوجین وہان کے باغیون کی سرکوبی نہین کرسکتین۔ ایک تو یہ وجہ ہے کہ اوس مقام کے راستے ایسے تنگ و تاریک ہین کہ باقاعدہ فوج مشکل سے اونمین گذر سکے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جہان انگریزی کیمپ بنا ہوا ہے وہان کی آب و ہوا انگریزون کی طبیعت کے سخت خلاف ہے۔ اسکی وجہ سے انگریزی فوج کا حال ہمیشہ اسکے مصداق رہتا ہے [illegible] عارضہ [illegible] لاحق ہو [illegible] گئے دست تو بخار آیا [illegible] سے جنگی حکام نے اب تجویز کی ہے کہ زنجبار کے غلام قوی الجثہ ہین اور [illegible] بھی جفاکش۔ اسلیے بالفعل انہی کی ایک فوج بنالیجائے۔ یہ کام زنجبار کی ایک انگریز کمپنی نے اپنے ذمہ لیکر اعلان دیدیا کہ [illegible] سے یوگنڈہ تک ریل بنیگی۔ اور سڑک تیار ہوگی اور وہان رہکر لوگون کو کہیتی باڑی بونی ہوگی جو شخص وہان جائیگا اوسکو [illegible] روپیہ ماہوار دیا جائیگا اور اس تنخواہ مین سے [illegible] روپیہ بینک مین جمع ہوتا رہیگا [illegible] اس علاقہ مین [illegible] غلام [illegible] ہین اور روزگار نہونے کی وجہ سے بہوکون مرتے ہین [illegible] بنگالی کیطرح [illegible] تنخواہ پر [illegible] کمپنی نے [illegible] فارم پر دستخط لیکر پہلی بسم اللہ تو یہین [illegible] کہا کہ تمہارے بال بچون کو دینگے غرض یہ کہ وہ کشتی پر بٹہائے گئے۔ اوس کشتی مین وہ لوگ بھی تھے جو ممباسہ لائے گئے تھے انہون نے سارا حال بیان کر دیا کہ ہم بھی جنگ اشانٹی مین بہیجے جاتے ہین۔ اور ہم بھی وہین [illegible] غلامون مین جوش پیدا ہو گیا اور وہ [illegible] شہر مین داخل ہوکے ایک ہلچل مچادی۔

معرکہ آرائی

ذاتی کوئی مطلب نہیں ان اہل صفا کو
کچھ قوم کا غم اور ہے کچھ خوف خدا کا

حقیقت میں اسلام کے عاشق رشید اور خادم قوم ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جیسے ہمارے مولانا شیخ احمد چشتی الصابری جنہوں نے ہماری ذرا سی تحریک پر فوراً کمر ہمت کس کر باندھ لی اور حجاز ریلوے کے واسطے چندہ جمع کرنے کو تیار ہو گئے سچ ہے جن لوگوں میں ترقی قومیت اور جوش اسلامی ہوتا ہے وہ لوگ ایسا ہی کرتے ہیں جیسا ہمارے مولانا صاحب نے کیا۔ ع مرحبا صد مرحبا اے قوم کے دلدار۔ مولانا صاحب بروز جمعہ مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور بعد نماز جمعہ ایک بہت پرزور اسپیچ دی جس سے سامعین کے دل ہل گئے۔ پھر پہلے ہی حجاز ریلوے کی نسبت لکچر دیا۔ اور اسکی کل ضروریات کو ظاہر کیا۔ آخر جلسے مولانا صاحب کی اس جانفشانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ فوراً [illegible] جمع ہو گئے (جس کو مولانا صاحب بہت جلد روانہ کرنے والے ہیں) پھر آنجناب پینڈوری تشریف لے گئے جہاں ایک بہت بڑا عرس تھا اور وہاں اس چندہ کی تحریک کا بہت ہی عمدہ موقع تھا مگر افسوس بوجہ شدت باری کے کچھ بھی نہ ہو سکا اور سب آرزوؤں پر اوسلے پڑ گئے۔ مگر خیر وقت واپسی کریال والوں نے چندہ دینے کا بہت بڑا وعدہ کیا ہے (خدا اوسکو راست لائے) میں مولانا صاحب کی اس عنایت کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو مولانا نے میری تحریر پر غور فرمایا اور اصلی مطلب کو سمجھ گئے۔ یہ مولانا نے فخر اسلام پر نہ کچھ بھی بڑا احسان کیا ہے۔ نہیں نہیں بلکہ میرے اوپر کیونکہ انہوں نے صرف میرے ہی اصرار سے اپنے اوپر یہ تکلیف گوارا کی۔ ہاں اگر آج یہ خاکسار کچھ مولانا صاحب کی نسبت بیان کرے تو وہی چند الفاظ ہونگے جو آنجناب کی یہ کوشش دیکھکر میرے دل میں پیدا ہو گئے ہیں جو ابھی نہاں ہیں مگر آگے عیاں ہو جاوینگے۔

یہ ایک مذہبی اصول ہے کہ ذرا سی بھی احسان کا شکریہ ادا کیا جائے بلکہ لوگ تو تنکا اٹھا دینے کا احسان مانتے ہیں۔ ہاں اگر میں مولانا صاحب کی اس کوشش اور جانفشانی کا شکریہ ادا کروں تو کونسی بڑی بات ہے بلکہ زبان سے کہہ دینا آسان ہے بہ نسبت اسکے کہ میں بھی کچھ کرکے دکھاؤں اور یوں شکریہ ادا کرنا تو ترقی امت والوں کا شیوہ ہے کہ وہ ذرا ذرا سی بات میں تھینک یو تھینک یو کہہ دیتے ہیں۔ یہانتک کہ اگر اونکے کپڑے سے ذرا سا گرد کا نشان مٹا دیا جائے تو وہ اوس کے عوض میں شکریہ ادا کرتے ہیں۔

میں اسوقت اپنے پیارے دوست اور قوم کے فدائی کی کچھ خوشامد نہیں کرتا ہوں نہ یہ میری بیجا تعریف ہے۔ نہ اس خوشامد سے مولانا صاحب مجھے کچھ دیدینگے۔ نہیں نہیں۔ بلکہ جو حق بات ہے اوسکو اظہار کر رہا ہوں اور ایک مذہبی فرض کا ادا کرنا اور شرط انسانیت بجا لانا سمجھتا ہوں۔ کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے "جو بندہ کی ناشکری کرتا ہے وہ خدا کی"۔ اور پھر مولانا صاحب کی اس کوشش اور جانفشانی کا سچے دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں بجائے مولانا جنہوں نے ایسے کام حسن کیواسطے اپنی عمر وقف کر دی ہے بلکہ فی سبیل اللہ اور مولانا صاحب جس کام کو کرتے ہیں بلا غرض محض اپنی خلوص نیت سے انجام دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا ہر ایک کار خیر میں کامیاب ہوتے ہیں۔ اور انشاء اللہ اسکا یہ بدلا ہوگا کہ مولانا دنیا و مافیہا میں ثواب عظیم پاوینگے۔

ہاں جس قومی کام کا محرک غرض آمیز ہوتا ہے اوسکو کبھی صلاح و فلاح نہیں ہوتی گو وہ دوسروں کو اوس سے کسیقدر فائدہ پہنچ جائے۔ پر خود بانی کو کبھی فائدہ نہ پہنچیگا۔ نہ دنیا اور عقبیٰ میں اوس کا نیک نام ہوگا۔

بعض بعض بیوقوف جو ہے انکی بغض رکھتے ہیں اور محض حسد کیوجہ سے ہماری تحریر پر نکتہ چینی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس چندہ کی ضرورت ہی کیا ہے ہم اون بیوقوفوں سے اس چندہ کی تحریک ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ انکو کہتے ہوئے خود شرم آتی ہے کہ جو شخص ضرورت کا اخبار دیکھتا ہو اور ہے چندہ کی کیا تحریک کریں کیونکہ کنجوس کے ہی جو جس کے پاس ہوتا بہت کچھ ہے مگر اسکے صرف میں بہت کم آتا ہے توبہ توبہ مسلمان ہو کر اور ایسے چندہ کیواسطے کہیں کہ اسکی ضرورت ہی کیا ہے۔ افسوس اس سے زیادہ کیا اور بھی کوئی ضرورت ہو سکتی ہے میرے خیال میں تو ہرگز ہرگز نہیں ہے

کوئی حاسد ہو اگر در پردہ اسکی برخلاف
اسکو ہم اسلام کا دشمن کہتا ہوں کہونگا

ان بھی اپنے پنجابی بھائیوں کیطرف سے بڑی دھوم کے ساتھ لکھا تھا کہ وہ اسمیں شامل ہو کر ضرور اپنی دریا دلی دکھلائینگے جیسی کہ ہمارے ایک کانپور کے پنجابی بھائی نے اپنی عالی ہمتی کا ثبوت دیا۔ مگر وہ بھی بہت کم کیونکہ انہوں نے اپنے پیارے برخوردار کی شادی میں خدا معلوم کیا کچھ اٹھایا ہوگا۔ کاش اسکا آدھا یا چوتھائی دیتے تو بھی غنیمت تھا کیونکہ کیا [illegible] اسکی کہی

یا جو تنہائی حصہ بھی محبت نہیں جتنی اپنے برخوردار راحت جان آرام جگر سے۔ مگر آنجناب نے وعدہ تو کیا ہے شاید اب کی بار کہا دل کر کے بہت کچھ سنے ڈالیں۔

افسوس صد افسوس ہم اُن سونے والے ایسی گہری نیند میں سو رہے ہیں جو ہمارے گڑگڑانے سے جاگتے ہی نہیں ہیں۔ انشاء اللہ آیندہ اون کے کان پر نقارہ بھی یا بہ ہو بجایا جاویگا جب وہ اس خواب خرگوش سے بیدار ہونگے واللہ اسوقت تو مشکل در آگئی۔ اونچی دکان پھیکا پکوان۔

اے مسلمانو۔ خدا کے واسطے ذرا تو توجہ ہمارے یارو کچھ اپنے مذہب کا بھی خیال ہے یوں پیٹ بھر نکو تو کتنا ہی صبح سے شام تک ہوگا بلکہ رہتا ہے اگر مسلمان ہو اور اُن سے کچھ محبت ہے جنکی اُمت میں ہو تو پھر کیوں نہیں جس [illegible] ہو اسلام کی مدد کرتے افسوس وہ رسول جسکی امت میں ہونے کا فخر ہے آپ دم آخر تک اُمتی اُمتی فرماتے رہے اور افسوس کہ تم سے یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ اپنا کچھ ضرورت بچائیں اور اعداء کے دعوے [illegible] غرض جسطرح سے ہو مدد کرنی ہے

وہ جانے کے دن [illegible] کے بس کا نہیں یہ کام
مرد جو ہے اس کام میں ہمت نہ ہار [illegible]
گو کام ہے دشوار پر مردوں کو ہے آسان
کرنا ہے گر اس کام کو پورا کئے جاؤ

یہ بیخبری ہو چکی اب ہوش میں آؤ
غیرت کا تقاضہ ہے کہ کچھ جوش میں آؤ

بقلم راست گفتار۔ سوز نگار۔ آزاد۔ از [illegible]

لاہور میں مسلمانوں کے ایک مذہبی جلسے کی تیاریاں

ہم یہ امر کمال مسرت سے شائع کرتے ہیں کہ انجمن نعمانیہ لاہور کا تیرہواں سالانہ جلسہ ۵، ۶، ۷ جنوری ۱۹۰۲ء کو (جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار کے دن) بمقام لاہور بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہوگا جس کے لئے ابھی سے دھوم دھام کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اس انجمن کا مقصد خاص مذہبی ہے۔ پولیٹکل معاملات وغیرہ سے اس کو کوئی سروکار نہیں۔ اور سب سے بڑی خصوصیت اس انجمن کی یہ ہے کہ نہ صرف مختلف اسلامی فرقوں کے متعلق بلکہ غیر مذاہب والوں کے مقابل بھی اس کی پالیسی بالکل صلح پسندی کی ہے نہ صرف پنجاب بلکہ ہندوستان کے دیگر حصوں کے بڑے بڑے نامی علما اور مشاہیر اور سپیکر اسکے سالانہ جلسہ میں شامل ہوتے ہیں اور اپنی فصیح و بلیغ تقریروں سے سامعین کو محظوظ فرماتے ہیں۔ گذشتہ جلسہ میں علاوہ لاہور کے علما و فضلا اور سپیکروں اور شعرائے نامدار کے۔ پشاور۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ لودھیانہ۔ کانگڑہ۔ پٹیالہ۔ بٹالہ۔ بہاولپور۔ دہلی۔ لکھنؤ۔ قصور۔ ہوشیارپور۔ جہلم۔ [illegible] الہ آباد۔ سرہند وغیرہ مختلف مقامات سے بڑے بڑے معززین اور بزرگان قوم شریک جلسہ ہوئے تھے۔ اور وعظ اور تقریروں اور نظموں نے جو سماں باندھا تھا۔ وہ ابھی تک ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ غرضکہ پنجاب میں انجمن نعمانیہ کا سالانہ جلسہ گویا ایک اسلامی تہوار ہوتا ہے۔ کہ لاہور کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے اور مختلف اضلاع ہند کے مسلمانوں کا باہم میل جول اور ملاقات کا موقع بھی ملتا ہے اسدفعہ کے سالانہ جلسے میں بالخصوص بہت ہی زیادہ رونق ہونے کی امید ہے کیونکہ ہندوستان کے بہت سے سربرآوردہ مشاہیر کیطرف سے تشریف آوری کے وعدے ہیں۔ غرضکہ یہ جلسہ اپنی وضع کا بالکل نرالا اور بے نظیر جلسہ ہے۔ اور اہل اسلام کے ماننے والے مسلمان اس انجمن کے شیدا اور فریفتہ ہیں۔

عالیجناب لفٹنٹ کرنل سردار بہادر سر راجہ محمد عطاء اللہ خان صاحب رئیس اعظم پنجاب گذشتہ جلسہ کے میر مجلس تھے اور اس دفعہ بھی وہی صدر نشین ہونگے۔

جلسہ کی غرض محض تبلیغ احکام الٰہی تحریص و تشویق علوم دینی بتائی گئی ہے۔ اور جو صاحب اس جلسہ میں کوئی مضمون یا نظم پیش کرنا چاہیں اُنکے لئے ضروری ہے کہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ سے پہلے پہلے جناب مولوی حکیم مفتی سلیم اللہ صاحب جنرل سکرٹری انجمن نعمانیہ لاہور کے ساتھ خط و کتابت کریں۔ بیرونجات کے مہمانوں کے لئے انجمن کیطرف سے انکی رہائش اور مہمانداری کا انتظام بلا کسی قسم کی فیس کے ہر سال کیا جاتا ہے۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ جو صاحب تشریف لانا چاہیں تاریخ و وقت تشریف آوری سے ۳۰ جنوری ۱۹۰۲ تک مطلع فرمائیں تاکہ ریلوے اسٹیشن پر اُنکے استقبال کا اور نیز فرودگاہ کرنے کا انتظام سہولت سے ہو سکے۔

ایڈیٹر رفیق ہند لاہور

وہ مسلمانوں کی ہر بازی میں سبقت کیا ہوئے
وہ حجازی غیرت دین کی حمیت کیا ہوئے

(شذرات)

ظرافت کی پوشاک [illegible] راست گفتار۔ عالم۔ حکیم۔ نیک کردار۔ [illegible] اور خریداروں کے [illegible]

مضمون نگاری مین بڑے بڑے ہوشیار - نامہ نگارون
کے بھی بڑے یار غار - سعادت لعد فرخ آثار -
عالی تبار - اڈیٹر پنچھاد و سلطان الاخبار - اطال
اللہ العزیز النقابہ و زید نکم الناظرین الی فیہ یار -
بعد سلام تسلیم شمار -

لے لو صاحب چندہ حجاز ریلوے ہی کی فکر
مین ہون کہ لیجئے خبرین بھی آ دیکھین - لیکن واہ واہ
یہ بھی کیا برکت کی رات ہے - اور نام بھی کیا پاک یعنی
شب برات ہے - آج اللہ رزاق کی طرف سے
مخلوق عام کے لئے رزق کی بانٹ ہے جسکی
تقسیم کیلئے چاندنی بھی لٹ پٹ ہے - آج ماہتاب
خان بھی اپنی پوری صورت مین دکھائی دے رہے
ہین - کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے اور شجر و حجر - چرند و
پرند - غرض کل مخلوق اپنے خالق کو سجدہ کرنے کو
کمربستہ - واہ کیا مبارک رات ہے! اور کیا سمان
ہے! اب بارہ بج چکے ہین ہر طرف امن و امان ہے
شہر بھی خالی از شور و خروش ہے - گویا ہر شخص
بستر راحت ... ہے - آج اللہ والے بھی سونے
کی ... نماز پر جلوہ افروز ہین - مین بھی ...
اشغال سے فارغ البال ہو کر اب بستر پر جانے
کو ہون لیکن طبیعت خواہش نہین کرتی - اور رہ
رہ کر یہ شعر یاد دلاتی ہے ؎

آئی ہے شب برات عبادت کی ...
جو مانگو حق سے پاؤگے برکت کی ...

مین نے بھی سوچا کہ آج جیسی مبارک رات کو
بیکار گنوا نہ جائے - اور نہین کچھ تو چندہ حجاز
ریلوے ہی کے لئے کچھ مانگو - دیکھو تجھ کو تو ...
... - ... غرض ہر وقت
چندہ حجاز ریلوے ہی کی فکر رہتی ہے) پھر کیا
تھا جھٹ سے وضو کر جا نماز پر آ ڈٹے -
اور ... بارگاہ ... مین گڑگڑا کے
کہ یا اللہ چندہ حجاز ریلوے مین ترقی دے
اور اس کو جلد پورا کر - یا اللہ مسلمانون کو ہمت
اور توفیق عطا فرما - وغیرہ وغیرہ - چنانچہ بمصداق
شعر مذکور کے میری دعا قبول ہی ہوگئی - اور صبح
ہوتے ہی چند دریادلون نے چندہ دینے
کا مژدہ بھی دیا - واہ رے ہم اور واہ
رے ہماری دعا ؎

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائین ہم
خاک در رسول کا سرمہ لگائین ہم

حیف صد حیف کہ مسلمانون نے ابتک اس
طرف پوری توجہ نہین کی ہے - خصوصاً ہمارے
شہر کے رؤسا تو اب کان لگا کر سنتے ہین
... کو معلوم ہی نہین - اگر ان کو کوئی کرنے
... مین مجبور ہونے کے لئے ذرا سی بھی تحریک
کرے تو پانچ کے بدلے پچاس ہی دینے
کو مستعد ہو جائین - اور اگر ... ہین ...
... ہے تو ... بل اور ہزاروی بل وغیرہ وغیرہ
کی ... پھاڑنے پر بھی آمادہ ہو جائین - لیکن
کار خیر مین جیب خاص سے ایک دھیلا
بھی نہ نکالین - دور کیون جائیے اسی شب برات
ہی مین دیکھئے کہ ہزارون روپئے صرف
لڑکون کے پٹاخے ہی کے مد مین مسلمانون
کے یہان سے نکلے ہونگے - اور جانین
بھی تلف ہوتی ہونگی - آج ہی مین نے ایک جوان
شخص ... متوطن محلہ خلیفہ باغ کے
بارہ مین سنا کہ وہ بیچارہ اپنے ہاتھ سے
پٹاس (نام آتشبازی) مار رہے تھے ذرا اس
مین گرمی زیادہ آجانے کے سبب وہ نہین
ہاتھ مین آواز ہوگئی - جس کے سبب سے
اون کے دونون ہاتھ بیکار ہوگئے - آنکھین ...
گئین - تمام منہ جھلس گیا - اور اب حیات
کی بہت کم امید ہے -

میرے لکھنے کی یہ غرض ہے کہ جسمین
زحمت ہے اور جس سے پہلے ہم نفرت کرتے
تھے جس کو برا کہتے تھے اوسی مین اب کچھ
جلتے ہین - اور اگر کار خیر کے طرف کوئی متوجہ
بھی کرے تو بھی کہینگے کہ اوہ - یہ اپنے نفع کی
واسطے کہتا ہے - یا اس حیلہ سے روپیہ
کمانے کا ایک ذریعہ نکالا ہے - یا ناکامی یقین
دلاتے ہین - سچ ہے حضرت حالی کا قول ؎

سب کو ہو جاتا ہے ناکامی کا پہلے ہی یقین
اور سمجھتے ہین کہ جب کر کی ہمت کاش کی کام ہو

خدارا مسلمانو ذرا ادہر متوجہ ہو اور ہمت
و سخاوت سے کام لو - کیونکہ ؎

شرف مرد بجود است و کرامت بسجود
ہر کہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

رسی جل جاتی ہے لیکن بل نہین جاتا
ویسی ہی ہم مین اب بھی پڑ رہی ہو باس بہت
کچھ باقی ہے - ایسے گئے گذرے پر بھی
ہزارون دریادل نکلینگے - بقول سعدی ؎

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

مدعا اپنا نہین ہرگز کوئی بدنام ہو
ہے غرض تحریر سے یہ ... اسلام ہو

خادم قوم محمد اکرام الحق ...

آن قدح بشکست و آن ساقی نماند

آہ - انیسوین صدی کا خاتمہ ہو گیا سچ تو یہ
ہے کہ دن جاتے کچھ دیر نہین لگتی ہے - اف
کس بیوفائی کے ساتھ صبح سے شام ہو جاتی ہے

کہ خدا کی پناہ۔ جسطرح سے کوئی مرنے والا زندگی سے
دامن چھڑا کر چلا جاتا ہے اسیطرح آج یہ انیسوین
صدی ہم سے جُدا ہو گئی۔ جس کے آنیکی اب کسیطرح
سے امید ہو ہی نہین سکتی بلکہ اتنا تو یہ وہان چلی گئی جہان
کا گیا ہوا پھر واپس آتا ہی نہین۔ خیر جو کچھ اس نے
کیا اسکا ذکر ہی کیا کچھ ضرورت نہین جو ہم کسی کی غیبت
کرین اور چاہیے بھی اسیطرح کیونکہ مرنے والے
کو ہمیشہ ذکر خیر ہی سے یاد کرتے ہین ہان یہ تو دنیا
کے کارخانے ہین نظام عالم اسیطرح سے قائم ہے
کوئی مرتا ہے کوئی جیتا ہے کوئی بگڑتا ہے کوئی بنتا
ہے کوئی تباہ ہوتا ہے ؎

خدایا گلشن ہستی کا اصلی باغبان تو ہے
یہ سب ہین عارضی جلوے بہار و خزان تو ہے

سچ کہتے ہین کہ زمانہ بیوفا ہے اور اس سے کسی
قسم کی امید رکھنا بالکل فضول ہائے ان لوگون
کو دیکھو جو کس کس تمنا اور آرزو سے دعا مانگتے
ہین اے رب العالمین آجکی شب جو کسی دلربا پری چہرہ
معشوقہ کے ساتھ بسر ہو رہی ہے کچھ تھوڑی سی
زیادہ ہو جائے تاکہ دو چار حسرتین تو اور نکل جائین
مگر افسوس پڑھ سنا اور گنا یا نہین کرنے کی رات تمام
ہو گئی اور بیچارہ عاشق ناشاد کا دل پھر غمکدہ ہو گیا
اور وہ رات کا پیارا سمان یاد آنے لگا آہ وہ شب
کدھر گئی جو وہ بے نقاب پہلو مین بیٹھا راز و نیاز کی گرم باتین
ہی تھی مگر آہ اب کچھ بھی نہین ؎

یہ کیسے ہمین مزے ہین جگا گیا ہمکو
ابھی سے تھے خواب مین ذکر گلی لگاتا ہے

ان ہجران نصیبون کو دیکھو جو کسی بیوفا وعدہ
فراموش کی یاد مین تڑپ رہے ہین اور کس کس
التجا سے کہہ رہے ہین الہی وہ کونسی ساعت ہوگی
جب شب فرقت کی سحر ہوگی کہنے سے کہنے زبان
تھک گئی مگر ہائے اس شب ہجر کی طولانی نہ کم ہوئی

واہ وا کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎

ایام مصیبت کے تو کاٹے نہین کٹتے
دن عیش کے گھڑیون مین گذر جاتے ہین کیسے

اُف وہ کونسا دل ہے جس کو اس کمبخت زمانہ کی
شکایت نہین ہائے ان کو دیکھو جو اس رات
اور دن کے بعد ہین اپنی جوانی کھو بیٹھے ہین اور
بڑی حسرت و یاس سے پکار رہے ہین ؎

کبھی یہ دل تماشاگاہ تھا عیش و مسرت کا
اب اسمین حسرت و یاس و تمنا سیر کرتے ہین

جب یہ دل مین خیال آجاتا ہے کہ آہ وہی ہم ہین
جو اس سینہ سے ہزارون گلابی رخسارون کو چوم
چُکے اور اب بھی ہاتھ ہین جو کسی اُبھرے جوبن پر دست
درازی کرتے تھے وہی کان ہین۔ جو کسیکی سریلی
کوشش سنکر مزا حاصل کرتے تھے ؎ مزا لوٹنے کا
نہین ہماری نگاہین شب وصل یہ کہلا بھیجیگا۔
ہائے ہائے اب تو وہ سب باتین خواب و خیال معلوم
ہوتی ہین حیف جوانی کیا گئی ہر چیز کو ترس گئے
اس عمر مین اگر پہلے تماشے کا نام بھی لو تو لوگ
ہنسین۔ آہ۔ یاس ہو اس کمبخت زمانہ کا جس کے
دو سے ہماری جوانی خاک مین مل گئی ؎

رفت پیری شباب کی باتین وہ ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب جدھر نگاہ جاتی ہے بیسوین صدی کا دور دورہ
معلوم ہوتا ہے آہ اب سنہ ۱۹۰۰ کہان شاید اگر اس
کا پتہ لگیگا تو تواریخون کے صحیفون پر ورنہ اب تو
"آن قدح بشکست و آن ساقی نماند" ہر جگہ نئے سال
کی مبارکباد ہو رہی ہے اب اس سنہ ۱۹۰۰ کو کوئی پوچھتا
بھی نہین جو ہمارا ایک مدت تک کفیل رہا ہے
ہم بڑی خوشی کے ساتھ اس بیسوین صدی کا خیر مقدم
کرتے ہین تو کس لگانے مرنش ہم کے چلے جاؤ
کا صدمہ تو بہت ہے مگر اس نئے دوست کی جو
سے یہ خوشی سے بدل گیا۔ آج کرسمس ڈے

اور نئے سال کی ہم مبارکباد دیتے ہین اور خدا
سب کو مبارک کرے مگر ان ہماری اس مبارکباد
پر بعض بعض لوگ ضرور چین بجبین ہو کر کہینگے
کہ ہندوستانیون کو اس سے کیا مطلب کیونکہ
آج جن کے یہان نوروز ہے ان کو خوشی کرنا
چاہیے نہ ہمکو۔ مگر ملے میرے پیارے ضرور بات
زمانہ ہمکو بھی بتلا رہی ہے کہ آج نئے دن ہم بھی
خوشی کرین کیونکہ آج جس ہماری گورنمنٹ کے
سایہ عاطفت مین ہین وہ خوشی کرے اور ہم انکا
مسرت نکرین نہین نہین ضرور بالضرور کرنا چاہیے
مگر ہان ہندوستانی بیچارے بھلا وہ خوشی کیا کر سکتے
ہین جو لنڈن مین ہو رہی ہوگی جس کے واسطے
پیشتر سے بڑے بڑے سامان کیے جاتے
ہین اعلیٰ اعلیٰ درجہ کی قیمتی پوشاکین طیار کی جاتی
ہین جس سے ذرا بھی جان پہچان ہوتی ہے
اوس کو کسی قسم کا تحفہ دینا نہایت ضروری ہوتا ہے
اور سب سے سستا تحفہ یہان کے وہ کارڈ ہین
جن پر نہایت جواہر رقم کے ساتھ پھول بنے ہوتے
ہین اور یہ پیارے الفاظ لکھے ہوتے ہین۔
"نیا سال یا نئی کرسمس مبارک" یہ کارڈ اکثر دوستی
بنے ہوتے ہین جنپر اکثر عشق آمیز اشعار لکھے
ہوتے ہین اور یہ تحفہ بہت خوشی کے ساتھ قبول
کیا جاتا ہے۔

مسلٹو (یہ جھاڑیون مین پیدا ہوتا ہے جس کی
زہریلی تاثیر ہوتی ہے) بارنگی کرے مین لٹکایا
جاتا ہے کیونکہ یہان کے اشخاص کا خیال ہے
کہ یہ برکت دینے والی چیز ہے اور اکثر گھرون کے
دروازون مین بھی لٹکائے جاتے ہین صرف اس وجہ
سے کہ اگر کوئی جوان لڑکی اوس کے درمیان
مین کھڑی ہو تو اوس کا منہ چوما جا سکتا ہے خواہ
اوس سے صاحب سلامت ہو یا نہو۔ [باقی]

کرسمس میں اس کی قیمت سو پونڈ تک پہنچ جاتی ہو (بہت سے لوگ اسی غرض سے اس کو خرید کر اپنی جیب میں رکھتے ہیں جہاں حسب لزوم وسبک ٹکنے میں پہنچے سے (مسلٹو) سر پر چھوا دیا اور جتنے جی چاہا بوسے لئے اور شب کے وقت یار دوست جمع ہو کر کھیل تماشے کرتے ہیں بعض بعض کھیل ایسے ہیں جنمیں ایک دوسرے کی محبت آزمائی ہوتی ہے غرض اسطرح سے عجب عجب طرح کے کھیل ہوتے ہیں (جن کا درج کرنا مناسب نہیں) کیونکہ یہ تعلیم یافتہ ہیں جو کھیل کرتے ہیں ایک کمال کے ساتھ،،

ہم بھی اپنے پیارے ناظرین کو نئے سال یا نئے کرسمس کی مبارکباد دیتے ہیں کہ خدا کرے وہ پھلیں پھولیں اور جو آرزو اُس سنہ میں سو گئی تھی وہ اس نئے سنہ میں خدا کرے پوری ہو جاوے آمین۔

ہاں یہ نہیں معلوم کہ اس صدی میں کیا کیا ہوگا صرف یہی خبر ہے کہ یہی صبح ہوگی یہی شام یہی سمان ہوگا یہی زمین آفتاب بھی یونہیں طلوع و غروب ہوا کرے گا مہتاب بھی یونہیں عروج و زوال میں رہیگا تارے روز سر شام چمکینگے اور صبح کو جھلملا جھلملا کر غائب ہو جایا کرینگے غرض جو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے وہی ہوا کریگا افسوس اس صدی کے ختم ہونے تک لاکھوں نہ ہونگے بزم دنیا سے بچھڑ جاوینگے سیکڑوں ایسے ہونگے جن کے دل کی ایک بھی آرزو نہ نکلی ہوگی اور ہنوز شب عروس کے منتظر ہونگے اور اس کے سوا لاکھوں ایسے بھی پر جوش ہونگے جنہوں نے ع گھر میں آتے بیٹھتے ہوئے جوبن کو بٹھا رکھا ہے ہزاروں گل شگفتہ ہو کر پژمردہ ہو جائینگے اور بہت سے ایسے بھی ہونگے جنہوں نے دنیا کی ہوا بھی نہ کھائی ہوگی غرض یہ کہ ہم بھی نہ ہونگے نہ ہمارے دوست آشنا سچ تو یہ ہے کہ صدی بھر میں زمانہ ہی بدل جائیگا آہ یہی زمین ہوگی یہی آسمان مگر افسوس ہم ہی نہ ہونگے ؎

زاد راہ ہیچ نداریم چہ تدبیر کنیم
سفر دور و دراز است و ما بیخبریم

الہام

دیکھ اے دل نہیں اچھا یہ تغافل تیرا
کر لے اے مرد خدا یاد خدا تھوڑی سی

الہام

دنیا کے جو مزے ہیں ہرگز وہ کم نہ ہونگے
چرچے یہی رہینگے۔ افسوس ہم نہ ہونگے

راست گفتار۔ جادو نگار۔ آزاد۔ از اٹاوہ

ناول بینوں کو مژدہ

ہر ہفتہ دو تین بیسیوں خطوط دفتر عالیہ میں ناول بینوں کے پہنچ جاتے ہیں کہ فلاں ناول بھیجدو فلاں بھیجدو اور جب وہ نے معافی چاہی جاتی تھی کہ ہم اس جھگڑے میں نہیں پڑتے خدا ہم کو یونہی خوب دے جاتا ہے تو وہ خفا ہوتے تھے کہ واہ صاحب آپ بھی بڑے خشک مزاج اور بے پروا ہیں ناول فروشی بھی دلچسپ تجارت اور اوسکو یوں ہی چھوڑ رکھا ہے یہ سلسلہ ضرور جاری کرنا چاہئے چونکہ اونہیں سے اکثر نے عنایت فرما تھے اس لئے ہم کو ان کی درخواست منظور کرنی پڑی بالفعل مندرجہ ذیل ناول منگائے ہیں جسکو ضرورت ہو وہ طلب کرے اور اگر قیمت زیادہ سمجھے تو سبحان اللہ یہ بھی کان کھول کر ابھی سے سن لینا چاہئے کہ جو قیمت درج کی گئی ہے اوسمیں سے ایک پائی تو کیا ایک کوڑی بھی کم نہیں ہو سکتی اور محصول ڈاک کے بھی ہم ذمہ دار نہیں۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
حرم سرا کامل	سے	ملا کامل	[illegible]
ساز و نیاز	[illegible]	ندیم بزم کامل	[illegible]
خوبی قسمت	[illegible]	عقد الجواہر	[illegible]
جنت فردوس	۱۲ر	چاک گریبان	[illegible]
ملک العزیز ورجنا	[illegible]	دلفگار	۸ر
ابجلا حسن	[illegible]	کامنی	[illegible]
منصور موہنا	[illegible]	بچھڑی ہوئی دلہن	۱۰ر
ورگنیس نندنی	[illegible]	سر گام و ہم	۸ر
شہید وفا	[illegible]	بی کہان	۸ر
دلکش	[illegible]	ہشو	۶ر
محبوب جہلا	[illegible]	کنیز فاطمہ	۶ر
خون خفا اسرار دربار	[illegible]	اندرا	۸ر
نئی نویلی	۱۶ر	مہر جبا	[illegible]
ارمان	[illegible]	مار آستین	۱۲ر
عزیز مصر	۱۲ر	افسون	[illegible]
خون عاشق	[illegible]	قتیل عشق	۸ر
عروج و زوال	۳ر	کاوش دل	۸ر
ریلاس	۳۰ر	ذات شریف	[illegible]
ہیرے کی کنی	۱ر	منصور خورشید جمال	[illegible]
امراؤ جان ادا	[illegible]	انکشار راز	[illegible]
ماہی و بچہ	[illegible]	اسم و عصیف	۱۰ر
سلطان نازکی ادا	۱۰ر	دنیس کا سوداگر	۲ر
اورنگ زیب جنجل کماری	۵ر	ہر فرعون را موسیٰ	[illegible]
ہمایون خاتون	[illegible]	شوق خندہ	[illegible]
زبیدہ	۲ر	مظفر رہائی	۱۲ر
مشتاق	[illegible]	جوش شباب	۶ر
شادی غم	[illegible]	مسافر دمشقی	[illegible]
جنون انتظار	[illegible]	ماہ کامل	[illegible]
ترجمہ نظر کامل	[illegible]	حسرت	[illegible]
سر سکندر اسپین	[illegible]	جنگ روم و یونان	[illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
اسمٰعیل	۱۰/	آئینہ تواریخ	۸/
نرالی ادا	۱۰/	نشتر	عہ/
قدیم ہند کی برگزیدہ زنان	۶/	فریب محبت	۱۲/
انجام حسرت	۳/	ربط و ضبط پرچہ	۸/
ناخواندہ مہمان	۸/	دلچسپ	۱۴/
بیگم	عہ/	بدر النساء کی مصیبت	۱/
پنڈل عزیز	۶/	طوفان بے تمیزی	
گیفر کردار	۸/	رہبر	۱۲/
فسنجیر	۸/	ارمغان فرخ کی دوسری جلد	۲/
ارمغان فرخ کی جلد		سنہ ۹۹	عہ/

جاسوسونکی رپورٹین

بیان کیا جاتا ہے کہ ہرٹ زاگ اون فوج کا کمانڈر ہے جو کیپ کالونی پر حملہ آور ہوئے ہین ابتک انکے حملہ کے متعلق کوئی خبر وصول نہین ہوئی ہے - جنگ زیٹ گیڈجیٹ کی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ لارڈ حمبر لینڈ فیوز نجرز کے اتباع قبول کر لینے کے بعد جنرل گیٹنگس کے پاس صرف ۱۶۰۰ آدمی رہ گئے تھے باوجود اس قدر کم سپاہیون کے ۲۰ میل تک جنرل مذکور دشمنون کے حملہ کا جواب دیتے ہوئے لوٹ گئے - کریلی نے قتل ہونے کے قبل ۵ ڈچ کو اپنی ریلا سے ہلاک کیا - آلات جنگ کے علاوہ فرنچ سپاہیون نے جینیون سے جو جو چیزین چھین لی تہین وہ فرنچ گورنمنٹ جینیز کو واپس دیگی -

زیٹ گیڈجیٹ کے جو قیدی پریٹوریا لائے گئے - اون کا بیان ہے کہ ڈچ مردون اور مجروحون کی ۹ گاڑیان اپنے ساتھ لے گئے -

بیان کیا جاتا ہے کہ کیپ کالونی پر حملہ کرنے والی فوج کے دو حصے ہین - ایک حصہ زفلیس فاونٹین کیطرف بڑھ رہا ہے - اور دوسرے حصہ کی نسبت خیال کیا جاتا ہے کہ یہ کمانڈنٹ ہرٹ زگ کی ماتحتی مین کرینڈاک کی طرف بڑھ رہا ہے - اطلاع ہے کہ جنرل ہیکٹر میکڈانلڈ نے برگر سنڈراب کے مغرب مین ۲۰ میل کے فاصلے پر ان حملہ آور دشمنون سے مقابلہ کیا - ان کے پاس توپین نہین تہین اسلئے آسانی ارینج ریور کیطرف پسپا کر دئے گئے -

گورنمنٹ نے درخواست کی ہے کہ نو آبادی کی آبادی کی فوجین جنوبی افریقہ ہی مین ٹھہری رہین -

رائٹر کیپ ٹون سے ۱۰ دسمبر کو تار دیتا ہے کہ پورے ۲ ہزار ڈچون نے سرحد کو عبور کیا ہے - اور سخت خوف ہے کہ تمام ڈچ ان سے ملجائینگے اور پھر بغاوت ہر جگہ پھیل جائیگی -

کل شیکو انجیز ارجیا ۱۰ نمبری ایک برٹش فوج کیپ ٹاون سے شمال کیطرف بڑھی -

لارڈ کچنر نے ۱۰ ارا بیجال کو پریٹوریا سے تار دیا ہے کہ ۲۰۰۰ سے ۳۰۰۰ ڈچون نے مقام رہینا سٹر ہورک کے پاس دریائے آرینج کو عبور کیا اور دو سرا گروہ سینہ ڈرینٹ کے پاس پہنچا ہے - اور آخرالذکر گروہ کا تعاقب ہو رہا ہے - لارڈ کچنر نے ایک بڑی سوار فوج اسکے تعاقب مین روانہ ہوئی ہے جو ڈچون کو گھیرنیکی فکر مین ہے - رہینا سٹر ہورک سے ڈچون کا بھی تعاقب ہو رہا ہے ۱۰ ارا بیجال کی دوپہر کو یہ ڈچ وینبرس سٹاڈ سے روانہ ہوئے - اور سٹینبرگ کیطرف جا رہے تھے -

گورنمنٹ برطانیہ نے جنوبی افریقہ کیطرف بطور امداد کے سوار اور گھوڑے بہت جلد روانہ کرنیکا انتظام کیا ہے - ۸۰۰ سوار آئندہ ہفتہ روانہ ہو جائینگے - اور جہازات باربرداری تیار ہوتے ہی دوسری دو کمپنیان روانہ ہونگی -

ڈچون نے منگل کے روز جوہانسبرگ اور پریٹوریا کے درمیان مقام زور فونٹین پر حملہ کیا مگر وہ بہت جلد پسپا کئے گئے - برٹش فوج کا اس مقابلہ مین کوئی نقصان نہوا -

آسٹریلیا کی نو آبادیون اور نیوزیلینڈ سے درخواست ہوئی ہے کہ ۵ ہزار سوار جنوبی افریقہ کی طرف روانہ ہون -

ترسیل ماہانہ سامان رسد کے علاوہ تین ہزار گھوڑے جنوبی افریقہ کیطرف روانہ ہونگے -

لاہور میں ایک جگہ جعلی روپیہ بنانے
میں چلانے کی پاداش میں ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی
کلکتہ سے مدراس تک براہ راست
ریلوے جاری ہوگی۔

لندن میں میر علی نام جعلی شخص فنڈ ہند کا
ناجائز چندہ بطور تماشا ۴ سال قید ہوا ہے۔

ہندوستان میں پچھلے سال منتر کروڑ
سرمایہ کی ۱۴۳ تجارتی کمپنیاں نہیں سرمایہ ۵ کروڑ
سے زیادہ۔

ہند کے خیراتی کاموں سے پچھلے ہفتہ ۵۵
ہزار اور گھٹ گئے اب کل تعداد ۲۰۲۸۲۰ باقی ہیں
بمبئی احاطہ میں سب سے زیادہ تعداد ہے
یعنی ۲ لاکھ ۵۱ ہزار جنمیں ۵۵۷۲ مفت پرورش پاتی ہیں

مہاراجہ صاحب کپورتھلہ گلڈہال لندن کی
سالانہ دعوت لارڈ میئر میں ۹ نومبر کو بطور مہمان
شریک تھے۔

حضور والیسرائے نے قدیم گوا کے عیسائی
مندر کو ۵۰۰ چڑھایا۔ حضور لارڈ رپن یہاں آئے
تھے تو دس ہزار روپیہ چڑھایا تھا۔

سیلون میں بوئر قیدیوں کی حفاظت کے
لئے ہند سے اور ۳۰ نن کمیشنڈ افسر مانگے گئے
ان میں ۱۴ قیدی فرنچ قوم سے ہیں۔

نکاراگوا کے مہاراج کمار کی شادی ۴ فروری
کو قرار پائی اخراجات کیواسطے ایک لاکھ منظور کیا گیا۔

اخبار بہت بادی کلکتہ پر لائبل میں ۲۰۰
جرمانہ ہوا اب ہوائی دعوے ۵ ہزار کا لطف بابو
راس بہاری سین نے دائر کیا ہے۔

کراچی میں تین پولیسمین جرم سنگین میں ماخوذ
ہیں اقبال جرم کیلئے ایک آدمی کو وحشت سی مار ڈالا

مہاراجہ صاحب جودھپور نصیر آباد میں اتر
حال میں عمل جراحی کیا گیا۔ خدا کرے صحتیاب ہوں۔

شار پس کے اخبار کا بعد اس کا اپیل ہائیکورٹ
الہ آباد میں منظور کیا گیا۔ ملزم ضمانت پر ہے۔

جی آئی پی ریلوے اور انڈین مڈلینڈ
ریلوے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۲ء سے ملحق ہو کر ایک
کر دیجاینگی۔

ناگپور کی پولیس چوکی مرزا پور کنسٹبل
کے دارو غہ کو بجرم رشوت ایکسال قید سخت کی سزا ہوئی

کلکتہ ہائیکورٹ میں ایک دیسی جیوری بابو
کدارناتھ کو رفت پر حاضر نہونے کے لئے ۵۰ روپیہ
جرمانہ ہوا۔

علی پور میں ایک مسلمان کو ۲ ماہ قید سخت
کی سزا ہوئی اسنے والد کا ضرب شدید سے سر پھوڑا تھا۔

نواب صاحب ڈھاکہ نے میونسپلٹی کو ۵ لاکھ
دیا کہ یہاں کے دو بڑے بازار روشن برقی روشنی کیجائے۔

اخبار کا بعد اس کا مالک فیصلہ اپیل تک
۲ ہزار کی ضمانتوں اور ایکہزار کے مچلکہ پر چھوٹا۔

حج بیت اللہ میں جالندھر گورداسپور
سیالکوٹ اضلاع سے کسیکو جانیکی اجازت نہ
ہوگی۔ سب کے متصل ملتان دس دن تک کوارنٹائن
میں رہنا ہوگا۔ اسکے بعد کراچی سے جہاز پر سوار
ہوسکینگے۔ اگر کوئی براہ راست کراچی جائیگا۔ اوس
کو پھر بمبئی کیمپ میں واپس آنا ہوگا۔ کافی خرچ کا
ہونا لازمی ہے۔ روانگی جہاز کی تاریخیں سرکار
مشتہر فرمائیگی۔ گورنمنٹ کی رائے یہ ہے کہ امسال
بھی جو نہ جاسکینگے اچھا کرینگے۔

وسطی بنگال ریلوے کے گارڈ مٹو تارا چند
کو ہنری کو ۲ ماہ قید ہوئی چلتی گاڑی میں ایک عورت
کو چھیڑا تھا۔

یہ بالکل غلط ہے کہ لارڈ کرزن صاحب قبل
خاتمہ میعاد کے ولایت واپس جائینگے جیسی افواہ تھی

شیخ محمد کمال صاحب ہیں جنہوں نے انتظام
طاعون کیلئے دو ہزار روپیہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دیا

سومالی قوم کی سرکوبی کی مہم اگلے ہفتے بمبئی
سے روانہ ہوگی۔ ۲۵۰ اونٹ بھی لیجائینگی۔ اس
بغاوت کو مذہبی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ سرغنہ ملا
۴۰۰۰ مسلح آدمی رکھتا ہے۔

مشرقی افریقہ کی قوم آغا دین کی سرکوبی کے
لئے ۱۲ ویں پلٹن کا ایک دستہ توپخانہ ایبٹ آباد
سے جائیگا۔

کلکتہ میں حضور والیسرائے کا داخلہ بڑا
عالیشان تھا۔ سر جیمس گرابار نے بھی صبح
واپس آنے پر استقبال کیا۔

مہاراجہ صاحب بیکانیر بھی بدھ کو کلکتہ
پہنچے اور جمعرات کو حضور کمانڈر انچیف
کلکتہ پہنچے۔

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۶ دسمبر	۱۶	۲۲	۱۲۹
۱۷ ”	۳۰	۱۴	۲۲۷
۱۸ ”	۱۴	۱۵	۱۴۳
۱۹ ”	۱۳	۲۰	۱۳۹
۲۰ ”	۲۹	۱۴	۱۴۲
۲۱ ”	۳۵	۱۳	۱۱۰
۲۲ ”	۲۱	۱۳	۱۲۲

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شائع ہوا